



پنجاب صوبائی اسمبلی



مباحثات

پنجشنبہ ۱۳ جون ۱۹۷۲ء

صفحہ	موضوعات	نمبر شمار
۱	تلاوت کلام پاک و ترجمہ	۱
۲	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	۲
۶	مسئلہ استحقاق پرنسپس برائے قواعد الضابطہ کارڈا استحقاقات کی سفارشات کی منظوری۔	۳
	تشریح اور جواب	۴
۸	۱۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی :- تہ نہر نکلنے کی وجہ سے نہر کیرتھر میں پانی کی کمی	
۱۳	۲۔ سردار محمد انور خان کھیران :- میٹرک تک تعلیم مفت کی جانے کیلئے صوبائی حکومت سے سفارش	
۲۰	۳۔ مسٹر صاحب علی بلوچ :- کھیلوں کے فروغ کیلئے مناسب اہتمام کی سفارش	



فہرست ممبران جنموں نے اجلاس میں شرکت کی

- ۱- جاآ میر غلام قادر خان
 - ۲- مولوی محمد حسن
 - ۳- مولوی صالح محمد
 - ۴- میر یوسف علی خان بگٹی
 - ۵- سردار غوث بخش رئیسانی
 - ۶- میر شاہنواز خان شاہ پھیانی
 - ۷- محمود خان اسپرئی
 - ۸- سردار محمد انور جان کھتران
 - ۹- نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی
 - ۱۰- میر صابر علی بلوچ
 - ۱۱- میاں سیف اللہ خان براجہ
-

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز پنجشنبہ مورخہ ۱۳ جون ۱۹۶۳ء

زیر صدارت میر قادر بخش بلوچ ڈپٹی اسپیکر

ٹھیک صبح ۱۰ بجے شروع ہوا

تلاوت کلام پاک و ترجمہ

از قاری سید افتخار احمد کاشی فلیپ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا الشَّيْطٰنَ الْخٰنِیْنَ ۝۱۵۱
 قُلْ تَعٰلَوْا اَنْتُمْ سَابِقُوْنَ بِاللّٰهِ الْغٰیْبِ ۝۱۵۲
 اِحْسَانًا ۝۱۵۳ وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ ۝۱۵۴
 تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ ۝۱۵۵ وَلَا تَقْتُلُوْا النَّفْسَ الَّتِيْ
 حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۝۱۵۶ وَذٰلِكُمْ وَاٰلِکُمْ بِهٖ تَعْلَمُوْنَ ۝۱۵۷

(سے ۶ - آیات ۱۵۱)

یہ آیات کریمہ جو تلاوت کی گئی ہیں، آٹھویں پارہ کے چھٹے رکوع کی ہیں۔ ارشاد سبیلانی ہے:-
 ترجمہ:- پناہ میں آنا ہمیں اللہ کا شیطان مردود کے شر سے۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
 آپ کہہ دیجئے کہ آؤ ہمیں تمہیں بڑھ کر سناؤں وہ چیزیں۔ جو تم پر تمہارے پروردگار نے حرام کی ہیں۔
 یعنی یہ کہ اسکے ساتھ کسی بڑے شریک مت ٹھہراؤ۔ اور ماں باپ کے ساتھ صن سلوک کرو۔ اور اپنی اولاد کو اولاد
 کے خیال سے قتل مت کرو یا کرو۔ ہم ہی تم کو بھی رزق دیتے ہیں۔ اور انکو بھی۔ اور بڑائیوں کے پاس بھی نہ جاؤ
 خواہ وہ اعلیٰ نہ ہو بلکہ خواہ پوشتہ۔ اور جس جان کو اللہ نے محفوظ رکھا ہے۔ اسے قتل مت کرو۔ بجز حق شرعی
 کے (مثلاً قتل عام میں، جہاد میں، رحم میں)

اور ان سب باتوں کا اللہ ہی نہیں حکم ہے رکھنا ہے۔ تاکہ تم عقلمند بن جاؤ۔ اور ان آیات پر عمل کرو
 (قرآن مجید کی دعوت) اِنَّا لِلّٰهِ رٰجِعُوْنَ

وقفہ سوالات

- * ۶۲۸۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی - کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بتائیں گے کہ -
 (الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ اوسٹہ محمد انٹرنیڈیٹ کالج میں حال میں کسی فرد پر دکان کاہت ہوئی تھی۔
 (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا اس کے بارے میں کوئی تحقیق کی گئی۔
 (ج) اگر (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کا کیا نتیجہ نکلا۔

وزیر تعلیم - (میر یوسف علی خان مگسی)

- (الف) جی ہاں
 (ب) جی ہاں اس سلسلے میں محکمہ تحقیقات کرانی گئی ہے۔
 (ج) تحقیقات کے نتیجے میں کسی فرد پر دکان کاہت نہیں چلا ابنتہ کسی ایک معاملات میں تو اعد و ضوابط کی پوری طرح پابندی نہیں کی گئی جس کے لئے پرنسپل سے کیفیت طلب کی گئی۔

مسٹر ڈی پی اسپیکر - اگلا سوال پوچھیں۔

- * ۶۳۴۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی - کیا وزیر تعلیم بتلا میں گے کہ -
 (الف) مکملہ حقیقت ہے کہ اوسٹہ محمد انٹرنیڈیٹ کالج کی عمارت کے لئے کچھ رقم منظور کی گئی تھی لیکن تعمیرات اب تک نہیں ہوئی
 (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجہ کیا ہے۔

وزیر تعلیم - (میر یوسف علی خان مگسی)

- (الف) ۷۴ - ۶۱۹۷۳ کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں اوسٹہ محمد انٹرنیڈیٹ کالج کی عمارت کی تعمیر کے لئے چار لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔
 (ب) جواب اثبات میں ہے۔ ٹھیکہ کے ٹنڈر بھی ہو چکے ہیں لیکن تعمیر شروع نہیں ہوئی ہے۔ تعمیر شروع نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ زمین کا قبضہ محکمہ زراعت سے ابھرنے کا حاصل نہیں کیا گیا ہے۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی - (ضمنی)

جناب یہی سوال میں نے پچھلی تاریخوں میں بھی کیا تھا۔ اور اس وقت اسکا جواب کچھ اجنبی تھا (اور اب کچھ اور ہے یعنی اس وقت جواب یہ تھا کہ کام شروع ہو چکا ہے۔ اور آج کا جواب ہے کہ کام شروع نہیں ہوا ہے۔ میں اس سلسلہ میں عرض کرونگا اپنے سیکرٹریوں کو کہیں کہ آپ کو صحیح اطلاع دیا کریں تاکہ غلط فہم نہ پیدا ہو کہ۔

وزیر تعلیم - میرے خیال میں کہ معزز ممبر کا حافظہ کمزور ہے جو بات تمام شروع کرنے کے بارے میں کہی گئی تھی وہ اوستہ محمد میں سڑک کے تعمیر کے بارے میں تھی۔ اور آج کالج کا تعمیر کے متعلق ہے۔ تو جناب سڑک علیحدہ چیز ہے اور کالج علیحدہ چیز ہے۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی - وزیر صاحب فرماتے ہیں کہ میرا حافظہ کمزور ہے تو میرے خیال میں میں نے کبھی بھی مال ہے۔ میرے پاس کبھا ہوا جناب موجود ہے کہ ابھی تک کام شروع نہیں ہوا ہے۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟

وزیر تعلیم - کالج والوں کے جواب سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ۔

سٹریٹری اسپیکر - مگس صاحب آپ تشریف رکھیں۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی - میں نے خود جا کر وہاں دیکھا ہے۔ ادھر کوئی کام شروع نہیں ہے اس دن وزیر صاحب نے فرمایا کہ موٹر نہیں گزر جاتا ہوں اور کچھ نہیں دیکھ سکتا واقعی میں موٹر میں سوار ہو کر خود وہاں گیا مگر یہ سڑج کہ کہ الہوں نے ایسا کہا تھا اس جگہ پر اترا میں سمجھا کہ شاید نشے میں ہوں اور وہاں کھڑے لوگوں سے پوچھا بھی۔ کھاٹیو! کیا میں نشے میں ہوں کیوں کہ جس چیز کو دیکھنے کے لئے یہاں آیا وہ مجھے نظر نہیں آ رہی ہے۔ جو آیا الہوں نے مجھے کہا کہ نہیں آپ نشے میں نہیں بلکہ یہاں کام ہی شروع نہیں ہوا ہے۔

قائد انوار - (میر غلام قادر خان) جناب! آیا نشے میں ہوتے ہوئے کوئی چیز نظر بھی آتی ہے۔

میر شاہنواز خان شاہ پلمانی - میں تو صاحب برہنہ سوئنگ کر ہی ایسا محسوس کرنے لگتا ہوں۔

مِسٹر ڈی اے سپیکر - اگلا سوال - میر صاحب بر علی بلوچ

ب: ۶۳۸ - میر صاحب بر علی بلوچ - کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بتائیں گے کہ -

(الف) ۴۰۰ بھرتیاں میں سکولوں اور کالجوں میں اخبارات اور رسائل کی خریداری کے سلسلے میں حکومت کی کیا پالیسی اور طریق کار ہے۔

(ب) کن کن سے اخبارات / رسائل کتنے سکولوں کے لئے سال ۴۳ - ۱۹۴۳ء میں خریدے گئے مندرجہ ذیل تفصیل بتائیں۔

نام اخبار کل رقم	تعداد سکول	تعداد کالج	سالہ چندہ اخبار
------------------	------------	------------	-----------------

وزیر تعلیم -

(الف) وہ اخبارات یا رسائل جن میں بچوں کے لئے مفید مطالب مواد ہوتا ہے۔ اس اخبار / اخبارات کے لئے رسائل کو سکولوں میں لگا دیا جاتا ہے۔

(ب) ۴۳ - ۱۹۴۳ء میں کوئی اخبار نہ لگا یا گیا ہے اس سلسلے میں مزید تفصیل مہیا کرنے کا سوال سمجھا چکا نہیں ہوتا۔

مِسٹر ڈی اے سپیکر - اگلا سوال پیش کریں۔

ب: ۶۳۹ - میر صاحب بر علی بلوچ - کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بتائیں گے کہ -

(الف) مکتوبہ میں اور مکتوبہ کے باہر دوسرے میڈیکل کالجوں میں اس مکتوبہ کے طالب علموں کے لئے مخصوص کردہ نشستوں کی تعداد کالجوار کتنی ہے۔ اور ان نشستوں کی مکتوبہ کے ہر مکتوبہ کے مکتوبہ کے مکتوبہ کے مکتوبہ کے لئے تقسیم کیا ہے۔ کیا یہ نشستیں آبادی کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہیں۔

(دب) اس سال فنٹ ایر کلاس میں داخلہ کے لئے جن امیدواروں نے درخواستیں دیں ان کے سابقہ درجہ کی معلومات ظہور بہم فرمائی جائے۔

- ۱۔ ضلع
- ۲۔ نام امیدوار
- ۳۔ ولایت
- ۴۔ سکونت
- ۵۔ داخل ہوا یا نہیں

وزیر تعلیم - جناب والا! یہ محکمہ تعلیم کا کام نہیں ہے یہ محکمہ صحت کا مسئلہ ہے۔ اسلئے میں اس کا جواب نہیں دے سکتا۔

میر صاحب علی بلوچ - جناب میں نے اپنا سوال دہرایا ہے۔

وزیر تعلیم - جناب والا! بلانڈیٹیکا کالج کا تعلق محکمہ تعلیم سے نہیں ہے محکمہ صحت سے ہے۔

سٹرڈیٹی اسپیکر - محسب صاحب! اگر اس سوال کا تعلق آپ سے نہ تھا تو آپ اسے محکمہ صحت کو بھیج دیتے اور ہمیں اطلاع کر دیتے۔

میر صاحب علی بلوچ - جناب والا! وزیر صحت موجود ہیں اس کا جواب دے دیں۔

سٹرڈیٹی اسپیکر - کیونکہ وزیر موجود ہیں سوال پہلے نہیں ملا تھا اسلئے یہ جواب پھر کسی وقت دیں گے۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی - پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب اس پر قہر اندازی ہونی چاہئے کہ یہ کس وزیر کا سوال ہے پھر اس کو جواب دینا چاہیے (فقیر قبیلہ)

مسٹر ڈی پی اسپیکر - قعر اندازی کا ضرورت نہیں ہے پھر کسی وقت وزیر صحت اسکا جواب دیں گے۔

مسئلہ استحقاق پر مجلس برائے انضباط کار و استحقاقات کی سفارش کی منظوری

مسٹر ڈی پی اسپیکر - اب وزیر قانون اپنی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون - میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

یہ اسمبلی مجلس برائے انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ جو کل پیش ہوئی تھی میں کی گئی سفارشات سے اتفاق کرتا ہے۔

مسٹر ڈی پی اسپیکر - تحریک یہ ہے کہ۔
یہ اسمبلی مجلس برائے انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ جو کل پیش ہوئی تھی میں کی گئی سفارشات سے اتفاق کرتا ہے۔

وزیر اعلیٰ - جناب والا! میں اس پر لبول بستھا ہوں۔

مسٹر ڈی پی اسپیکر - جی ہاں۔

قائد ایوان - جناب والا! اس ایوان میں ایک ایسا نا فرض گزار واقعہ ہوا کہ ایک صحافی نے اس اسمبلی کے اندر اسمبلی کی کارروائی کو نہ صرف بھاڑنے کا کوشش کی بلکہ اس ایوان میں اس قسم کی حرکت کی جو میں سمجھتا ہوں کہ آج تک کبھی بھی اسمبلی میں نہیں کی گئی صحافیوں کے لئے یہ بہت بڑا چیلنج ہے صحافی کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ اسمبلی کی کارروائی صحیح طور پر عوام تک پہنچائے تاکہ نہ صرف جو چنان کے عوام کو بتا کر رہے

پاکستان کے عوام کو اس اسمبلی کی صحیح طور پر روشنیاد معلوم ہو سکے اس ایوان کی کارروائی کا صحیح علم ہو سکے۔ میں صحافیوں کی قدر کرتا ہوں۔ ہماری حکومت نے ہمیں ہمیشہ صحافیوں کو سب سے بلند درجہ دیا ہے اور یہ حکومت ہمیشہ صحافیوں کی قدر کرتی آئی ہے۔ میں ہمیشہ صحافیوں کے تعاون کا بھی شکر گزار رہا ہوں اور ہمیشہ صحافیوں نے میرے ساتھ تعاون کیا ہے۔ لیکن ہمیں اس ملک میں اچھی روایات قائم کرنا ہے اس قسم کی بد نظمی باعث بدنامی ہوتی ہے۔ افسوس بد نظمی کر سکتے ہیں۔ لیکن بڑے افسوس کا مقام ہے کہ سنجیدہ صحافی نے اس معزز ایوان کے اندر یہ کام کیا ہے جو ایوان سب اداروں سے بالاتر ہوتا ہے یہاں تو این بننے ہی مجھے افسوس ہے کہ اگر کوئی مفوز آدمی بھی اس ایوان کا تحفظ نہ کر سکے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہ صرف اس کے لئے بلکہ ہر شخص کے لئے باعث شرم ہے اس تحریک میں جو کچھ کہا گیا ہے میں اس کی پرزور تائید کرتا ہوں اور اس پر ایوان سے مزید گزارش کرونگا کہ اس ایوان کے تحفظ کی خاطر اور جمہوریت کے تحفظ کی خاطر ہمیں ایک اس قسم کا قانون بنانا چاہیے اور میں ذریعہ قانون کو کہتا ہوں کہ اس قسم کا قانون مرتب کریں اور اسمبلی میں پیش کریں تاکہ آئندہ کے لئے یہ اسمبلی جو خود مختار ادارہ ہے اسے اختیار ہونا چاہیے کہ اس کے اندر اگر کوئی بھی فرد خواہ وہ مذہب یا قوم یا اسبلی کا رکن ہو خواہ گیلری میں بیٹھا ہو یا معزز رکن ہو اگر وہ ایوان کی بے عزتی کرتا ہے تو اسمبلی کے اسپیکر کو یہ حق ہونا چاہیے کہ ایسے شخص کو سنگین سزا دے سکے تاکہ ایسے حالات اسمبلی میں نہ ہونے پائیں میں اس ایوان سے ان الفاظ کے ساتھ درخواست کرونگا اور امید کروں گا کہ اسمبلی کا ہر معزز ممبر ہماری اس بات کی تائید کرے گا ہر ممبر کے استحقاق کے لئے اور اس ایوان کے استحقاق کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایسا قانون آنا چاہیے جس سے اس کا وقار بحال رہ سکے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور - (میاں سیف اللہ خان ہراچی) جناب اسپیکر! یہ جو واقعہ ہوا ہے

اس پر ہم نے غور کیا ہے اور ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ CONTEMPT OF THE ASSEMBLY پر سزا کا قانون بنانا ضروری ہے اور جیسا کہ لیڈر آف دی ہاؤس نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے ایک مسودہ قانون تیار کیا جائے گا اور اسمبلی کے اسپیکر یا اسمبلی کو یہ اختیار دینے جائیں گے کہ اسمبلی کی CONTEMPT کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جاسکے فی الحال مشر محمد علی نے اسمبلی کا استحقاق مجروح کیا ہے تو اسکے خلاف بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قانون استحقاق مجروح ۱۹۷۳ کے دفعات ۱۱ اور ۱۲ کے تحت کارروائی کی جاسکتی ہے مجلس استحقاق نے اسمبلی کو سفارش کی ہے کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی اس سلسلہ میں ایک قانون بھی بنا لے میں اسمبلی کے یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ایک قانون بنانا چاہئے گا تاکہ ایسے لوگوں کو سزا دی جاسکے اور انشاء اللہ اسمبلی کی سٹیٹ

کے تعاون سے ایک مسودہ قانون اس اجلاس میں پیش کر دیا جائے گا۔

مسٹر ڈی پی اسپیکر

اب سوال یہ ہے کہ۔

یہ اسمبلی مجلس برائے انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ جو کل پیش ہوئی تھی، میں کی گئی سفارشات سے اتفاق کرتی ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ترار دادیں

مسٹر ڈی پی اسپیکر۔ مسٹر شاہنواز خان شاہلیانی اپنی ترار داد پیش کریں۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی۔ میں ترار داد پیش کرتا ہوں کہ۔

یہ ایوان حکومت بلوچستان سے سفارش کرتا ہے کہ وہ مرکزی حکومت یا حکومت سندھ سے اس بارے میں رجوع کرے کہ کیرتھر نہر میں جس قدر پانی کی مقدار اس وقت جاری ہے۔ اسکو بحال رکھنے کے لئے مناسب اقدام کیا جائے اور قبہ نہر کے نکلنے کی وجہ سے پانی کی جو کمی کیرتھر میں واقع ہو اسکا ازالہ کیا جاوے تاکہ باقی ماندہ صارفین آب کو کوئی نقصان نہ ہو۔

مسٹر ڈی پی اسپیکر۔ ترار داد یہ ہے کہ۔

یہ ایوان حکومت بلوچستان سے سفارش کرتا ہے کہ وہ مرکزی حکومت یا حکومت سندھ سے اس بارے میں رجوع کرے کہ کیرتھر نہر میں جس قدر پانی کی مقدار اس وقت جاری ہے۔ اسکو بحال رکھنے کے لئے مناسب اقدام کیا جائے اور قبہ نہر کے نکلنے کے وجہ سے پانی کی جو کمی کیرتھر میں واقع ہو، اسکا ازالہ کیا جاوے تاکہ باقی ماندہ صارفین آب کو کوئی نقصان نہ ہو۔

وزیر تعلیم۔ میں اسکی مخالفت کرتا ہوں۔

میر شاہنواز خان شاہیلیانی - جناب والا ! ۱۹۳۲ سے بلوچستان کا ایک تھیں اور تھہر کی آبپاشی نہر کیر تھر سے ہوتی ہے جو سکریج کے بائیں کینال سے نکلتی ہے اور ۲۲ میل پر بلوچستان میں داخل ہوتی ہے اور بعد میں پانی سندھ کو دیتی ہے یہ ہمارا سندھ کے ساتھ پانی کا مشترکہ نظام ایک نعت صدی سے چلا آ رہا ہے یہ اسلئے کیا گیا تھا کہ بلوچستان کی زمین فراز ہے اور سندھ کی نشیب۔ سندھ کا بھی جو حصہ ہے اس سے گزرتا ہے اور اس سے تاکہ پانی کالیول اور ولسٹی اور دباؤ زیادہ ہو اور یہ نہر پہلے بلوچستان کو سیراب کرے پھر پانی سندھ کو دیا جائے۔ اور اب برعکس اس کے سندھ کی حکومت نے بلوچستان کی حدود سے قبہ شاخ نکال کر جو پانی سندھ لے جا رہی ہے۔ جس سے بلوچستان کا بہت زیادہ نقصان ہو گا۔ کیونکہ کیر تھر نہر سے پانی کالیول اور دباؤ کم ہو جائے گا اور بلوچستان کی سیرانی پر اثر ہو گا اور بلوچستان کی زمین فراز ہے اسلئے آبپاشی نہ ہو سکے گی۔

جناب والا ! اس سے پیشتر جب کہ سکریج کا کام ہو رہا تھا اس وقت بھی یہ اسکیم تھی کہ بلوچستان کی حدود سے شاخ نہ نکالی جائے۔ جو سندھ کا پانی بردارے اور ۱۹۲۲ء میں ایک ٹینک بھی ہوئی اور اس وقت سندھ پر یزیدیلنی کے جناب سکرٹاؤس جہا بھگر جو بی ڈبلیو ڈی کے چیرمین تھے اور میرسن نے اپنی رپورٹ میں کہا تھا کہ شاخ نہ نکالی جائے۔ اگر شاخ نکلے گی تو سندھ کا پانی بردار جائے گا۔ اور بلوچستان کی زمین سیراب نہ ہو سکے گی۔ یہ نہر کل اراضی ۱۰ لاکھ ایکڑ اراضی سیراب کرتی ہے جس میں بلوچستان مشترک ہے دو لاکھ بلوچستان کی ہے یعنی اس میں ۹ ہزار کیوسک ہمارا حصہ ہے میں اپنی حکومت سے گزارش کروں گا کہ وہ مرکزی حکومت سے رجوع کرے۔ اور جناب زبیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو جو بلوچستان کا بہت خیال فرماتے ہیں اور بلوچستان کی بہبودی سے دلچسپی رکھتے ہیں ان سے کہا جائے کہ جو ہمارا حق بنتا ہے وہ دیا جائے اور ہمارے حقوق کی حفاظت کریں۔ ویسے پاکستان کے چار ہونے ہیں۔ سندھ، پنجاب، سرحد اور بلوچستان۔ بلوچستان چھوٹا بھائی، سہی بڑا بھائی، مچھوٹے کے مفاد کا خیال رکھنا ہے۔

وزیر تعلیم - رقبہ کے لحاظ سے تو جناب سب سے بڑا ہے۔

میر شاہنواز خان شاہیلیانی - یہ بھی ٹھیک ہے بڑا بھائی کے لحاظ سے بھی خیال رکھا جائے اور ہمارا حق ہے دریائے سندھ کا نام سندھ کی وجہ سے نہیں ہے اور نہ اسکا یہ سبب ہے سندھ کا کوئی

پانی دریا میں نہیں جاتا ہے اور ہمارے بلوچستان کے تمام رود کو ہی دریائے سندھ میں داخل ہوتے ہیں تو پھر یہ کیا سبب ہے کہ ۷۵ ہزار کیوسک سے ہمیں ۱۵ سو کیوسک پانی بھی نہ ملے۔ جناب والا! یہ بڑی بے انصافی ہے۔ میں آپ سے عرض کرونگا۔ سارے بلوچستان کی طرف سے عرض کرونگا کہ اور ملتمس خدشات ہوں۔ اور غر سے التماس کرونگا۔ کہ جناب یہ پانی جو چیل رہا ہے شرعاً روایا تا اور قانوناً جائز ہے اسے بحال رکھا جائے۔ اور اس مشترکہ سٹم سے جو وہ کسی بنا پر ہم سے جدا کرنا چاہتے ہیں جناب والا! یہ بہت افسوس ہے کہ اور ہم بار بار کہہ بھی چکے جسے ہماری حکومت محسوس بھی کرتی ہے اور ہمارے ایک سوال کے نمبر ۶۳ کے جواب میں وزیر آبپاشی نے یہ فرمایا کہ قبہ شاخ نکلنے سے گونا گوں مشکلات کا سامنا کرنا پڑے اور بتایا کہ زمین غیر زرعہ بھرا اور غیر آباد ہو جائے گی۔ حکومت بلوچستان اسے محسوس کرتی ہے لیکن اسکا تدارک نہیں کرتی۔ جناب والا! میں آپ کے توسط سے جناب چیف منسٹر اور وزیر آبپاشی کی خدمت میں خصوصاً عرض کرتا ہوں۔ میں چیف منسٹر کو تو میں دیکھ رہا ہوں کہ اس وقت پورا غور و خوض کر رہے ہیں مگر وزیر آبپاشی کا میں منہ اسطرف نہ ہونے کی وجہ سے پورا اندازہ نہیں لگا سکتا کہ ان پر بھی ہماری گزارشات کا اثر ہوا یا نہیں۔

جناب والا! میں بھی عرض کرونگا کہ قبہ شاخ بند نہیں کر سکتے معاملہ بڑھ گیا ہے لیکن اس وقت جس نہر سے پانی بلوچستان میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہو رہا ہے یہ ۱۹۶۰ء میں ۱۳ سو کیوسک تھا۔ اب ۱۹۰۰ کیوسک بحال کر سکتے ہیں اس کے دو سبب ہیں۔

۱۔ اس وقت بلوچستان کو پانی فریڈ کا دے رہے ہیں ۶ سو اور ۸ سو کیوسک ہے۔ یہ اس وقت مقرر ہوا تھا جب ان ڈبلیو سی میں ۱۰۵ کیوسک پانی تھا اور اب اوصرفانی دو گنا تقریباً ۹۰ ہزار کیوسک ہے۔ اس لئے ادھر بھی ۸ سو کیوسک کئی بجائے ۱۶ سو کیوسک دو گنا کر دیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب اسپیکر! میں بھی اس قرار داد پر اپنے خیالات پیش

کرنا چاہتا ہوں۔ دراصل یہ مسئلہ بڑا اہم ہے کیونکہ اس جوئے کی مالیات کا دار و مدار ہے اور اپنے گھر کو بنانے کے لئے ہمیں بہت کچھ سیکھنا پڑے گا۔ ہمارے صوبے میں اوسطہ محمد کا علاقہ بہت زرخیز ہے اور بالکل سندھ کی طرح ہے اسکا زمین زرخیز ہے اور اگر کیرتھر نہر سے شاخ نکالی گئی تو ہمارے لئے پانی کی بہت زیادہ کمی ہو جائیگی اور یہ بہت ضروری ہے کہ اس معاملہ کو اٹھایا جائے۔

یہاں میں معزز ممبر کی خدمت میں یہ بھی عرض کر دوں کہ کاش اس قرار داد میں یہ نہ ہوتا کہ یہ ایوان حکومت بلوچستان سے سفارش کرتا ہے بلکہ یہ ہوتا کہ یہ ایوان مرکزی حکومت سے سفارش کرتا ہے تو یہ بہت ہی موزوں ہوتا۔ کیونکہ مرکزی حکومت اسکی مجاز ہے۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی - جناب یہ کھنے والے کا قصور ہے اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ اگلی جمعرات کو بے غیر سرکاری کارروائی کا دن ہوگا اس دن وہ ایک قرار داد پیش کریں اور بین الصوبائی رابطہ کمیٹی کے میٹروپولیٹن کی صدارت میں جو اگلے ہفتے ہوگی اس میں اس ہم مسئلہ کو لایا جائے تاکہ صوبہ بلوچستان کو اسس کا حق دلا یا جاسکے۔ اور میں اس کی بھی حمایت کرتا ہوں کیونکہ اس طرح ہم اپنی ذمہ داری اور مالیات کو بڑھا سکیں۔ شکریہ

وزیر تعلیم۔ میرے دوست وزیر صاحب اور معزز ممبر صاحب نے جو موقع اور موقع تقاریر فرمائی ہیں۔ اس کے بعد میرے کہنے کے لئے کچھ نہیں رہ گیا لہذا میں اپنی مخالفت واپس لیتا ہوں۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی۔ مجھے پہلے ہی سے معلوم تھا یہ مخالفت برائے مخالفت ہے۔ اب تک میں نے جتنی بھی قرار دادیں پیش کی ہے۔ مگس صاحب نے ان کی مخالفت کا ٹھیکہ اٹھا رکھا ہے۔

حکومتی اسپیکر۔ شاہلیانی صاحب آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر تعلیم۔ جناب عالی! آپ کے توسط سے میں بعد ادب اپنے ماموں صاحب (شاہلیانی جانا) سے کہنا چاہتا ہوں کہ میں جو کچھ بھی کرتا ہوں صرف اس عرض سے معزز ممبر کو اس پر بحث کا موقع ملتا ہے اور یہ احسان میں اپنے پر نہیں کرتا بلکہ ان پر میں نے احسان کیا اور انہیں تقریر کا موقع دیا اور یہ مخالفت برائے مخالفت نہیں ہے۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی۔ (مولوی صادق محمد) معزز ممبر نے میرے بارے میں کہا ہے کہ میری پشت ان کے

سامنے ہے۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ میرا تعاون ان کے ساتھ رہے گا اور میں اپنی ذمیت کے مطابق ان کا ساتھ دینگا۔ میں نے مرکزی حکومت اور واپڈا کے چیرمین کے ساتھ اسکے متعلق بات کی ہے بلکہ انہوں نے مجھے کہا کہ یہ تجویز ۱۹۲۲ میں پیش ہوئی تھی اسکے بارے میں حکومت بلوچستان کے پاس کوئی ریکارڈ موجود نہیں ہے اور تمام متعلقہ ریکارڈ سندھ میں ہے۔ باقی یہ ہے کہ واقعی بلوچستان کا پانی پنجاب اور سندھ سے ہوتا ہوا سندھ میں مل جاتا ہے۔ اور چونکہ یہ سندھ سے گزرتا ہے لہذا اسے دریائے سندھ کہا جاتا ہے۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ زیادہ پانی بلوچستان کا حق بنتا ہے اور دریا میں بھی زیادہ بہہ کر چلا جاتا ہے۔ شرعاً اور قانوناً بھی ایسا ہی ہے کہ جس کی زمین ہو اور پانی بھی اسکو زیادہ ملنا چاہیے۔ رسول اللہ صلعم کے زمانے میں بھی ایسا مسئلہ پیش آیا اور آپ نے یہی فیصلہ صادر فرمایا اور کہا کہ جس زمین سے پہلے پانی گزر کر آتا ہے اسکو پہلے پانی ملنا چاہیے ریکارڈ سے بھی یہی ظاہر ہے کہ ۸۱ فیصد پانی ہمارا حق ہے یعنی ۵ فیصد پانی ریبج کی فصل کے لئے اور ۲۶ فیصد خرید کی فصل کے لئے ہے اس طرح کل ٹوٹل ۸۱ فیصد بنتا ہے اور باقی زائد پانی جو کبیر پھر نہر سے آتا ہے وہ پورسٹل کینال میں جاتا ہے۔ مجھ سے جو کچھ بھی ہو سکا کرونگا اور بلوچستان کو اسکا حق دلو اور ونگا میں نے متعلقہ لوگوں سے اس مسئلہ پر بات کی ہے کہ زائد پانی ہمیں دیا جائے جو کہ ہمارا حق ہے اور ساتھ ساتھ یہ بھی رقبہ کے مطابق پانی کو تقسیم کر دیا جائے۔

(تحسین و آفرین)

قائد ایوان۔ (جام میر غلام قادر خان) معزز ممبر جناب شاہد بھائی صاحب نے جو قرارداد آج پیش کی ہے۔ جناب والا! دراصل ایسا اقدام اٹھا یا جا رہا ہے جس سے یہ مسئلہ حل ہو جائیگا۔ یہاں تک حکومت نے بھی اس معاملے میں بڑی توجہ نہیں دی جسکی تفصیل میں اسوقت میں نہیں جانا چاہتا۔ اس کے لئے ایسا تعیند ہو جس میں کسی کا بھی نقصان نہیں ہونا چاہیے۔ اس سلسلہ میں آئندہ جب بین الصوبوں کی رابطہ کمیٹی کا میٹنگ ہوگی میں انشاء اللہ اس معاملہ کو پیش کرونگا۔ جیسا کہ شاہد بھائی صاحب کہہ چکے ہیں کہ ہمارے وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو بلوچستان کی ترقی میں بے حد دلچسپی لے رہے ہیں اور اس معاملہ پر غور فرمائیں گے۔ اور ساتھ ہی میں یہ بھی کہتا ہوں کہ ہمارے صوبہ سندھ کے کھائی اور کاشتکار بھی قطعاً اس بات سے خوش نہیں ہوں گے۔ کہ ہمارے زمین غم آباد ہو جائیں اور وہ ہمارے پانی میں کمی کر دیں اس لئے ان گذارشات کی روشنی میں میرا خیال ہے کہ معزز رکن شاہد بھائی صاحب کو اس قرارداد کو پیش کرنے کی ضرورت

نہیں تھی۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی - جناب والا! یہ ضرور کا ہے

قائد ایوان - جناب اگر وہ سمجھے ہیں کہ اس طریقے سے ہوگا تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - قرار داد یہ ہے کہ۔

یہ ایوان حکومت بلوچستان سے سفارش کرتا ہے کہ وہ مرکزی حکومت یا حکومت سندھ سے اس بارے میں رجوع کرے کہ کیرتھر نہریں جس قدر پانی کی مقدار اس وقت جارہی ہے اسکو بحال رکھنے کے لئے مناسب اقدام کیا جائے اور قبہ نہر کے نکلنے کی وجہ سے پانی کی جو کیرتھر میں واقع ہو اسکا ازالہ کیا جائے تاکہ باقی ماندہ صارفین آب کو کوئی نقصان نہ ہو۔

(قرار داد منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - سردار النور جان کیتھران اپنی قرار داد پیش کریں۔

سردار محمد النور جان کیتھران - میں قرار داد پیش کرتا ہوں کہ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ صوبے کی معاشی حالت کے پیش نظر حکومت بیٹرک تک تعلیم کا مفت انتظام کرے اور نادار اور مستحق طلباء میں مفت کتابوں کی فراہمی کا بھی بندوبست کرے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - قرار داد یہ ہے کہ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ صوبے کی معاشی حالت کے پیش نظر حکومت بیٹرک تک تعلیم کا مفت انتظام کرے اور نادار اور مستحق طلباء میں مفت کتابوں کی فراہمی کا بھی بندوبست کرے۔
وزیر تعلیم - میں اسکی مخالفت کرتا ہوں۔

سردار محمد انور خان کھٹان - جناب والا! بہت سے ایسے لڑکے ہیں جو کہ تعلیم کا شوق رکھتے ہیں لیکن معقول اخراجات نہ ہونے کی وجہ سے تعلیم حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں اور میں اس کیلئے حکومت سے سفارش کرونگا اور ایوان کی طرف سے بھی فہمیاً جو مولوی صاحبان میں انکو انگلش پڑھانی جائے تاکہ وہ لکھ سکیں اور پڑھ سکیں۔
میر شاہنواز خان شاہلیانی - میں اسکا تاہد کرتا ہوں کہ مولوی صاحبان کو انگلش پڑھانی جائے اور دماغ کو اردو پڑھانی جائے ان کے لئے ایک اردو کا استاد ہونا چاہئے۔

وزیر صحت - (مولوی محمد حسن شاہ) ہمیں سمجھتا ہوں کہ ہم سب مسلمان ہیں اور جیسے کہ میرے معزز رکن نے فرمایا ہے کہ مولوی صاحب انگلش سیکھیں تو میں ان کی خدمت میں گزارش کرونگا کہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے آپ بے لازم آتا ہے کہ عربی جو کہ قرآن میں خدا کی زبان ہے اسے آپ پڑھیں یہ انگلش پڑھنے سے بہت بہتر ہے۔

میر صاحب علی بلوچ - جناب ڈپٹی اسپیکر! مجھے اس امر کا احساس ہے کہ موجودہ حکومت جو بے میں تعلیم پر ترقی کے لئے سنجیدگی سے غور کر رہی ہے اور خصوصاً میں اس قرار داد کی حمایت میں یہ کہہنا چاہتا ہوں کہ صرف وظائف دینے سے یا کاروبار یا اسکول بڑھانے سے تعلیمی مسائل حل نہیں ہو سکتے ضرورت اس بات کی ہے کہ بلوچستان کے کونے کونے میں بلوچستان کے ہر حصے میں کم از کم میٹرک تک یہاں کے لوگوں کو مفت تعلیم دی جائے جب تک یہ سہولت نہ ملے گی باقی سب کم ہونگی تو جناب والا! بلوچستان معاشی طور پر پسماندہ صوبہ ہے اور پچھلے دنوں میں ایسے واقعات ہمارے ملک میں رونما ہوئے ہیں جو کہ خاص کر ہمارے صوبے میں ہوئے ہیں جس کی وجہ سے ہماری معاشی حالت بہت زیادہ اہتر ہو گئی ہے اور یہاں کے لوگ اپنی صلاحیتوں کو صرف اسلئے اچھا کر نہیں کر سکتے کہ انکے والدین انتہائی غریب ہیں ان کے والدین کے پاس اتنے ذرائع نہیں ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو اسکولوں اور کالجوں میں تعلیم دلا سکیں میں یہ بات کہوں گا اور فخر سے کہوں گا کہ جب بھی ہمارے صوبہ بلوچستان کے لوگوں اور نوجوانوں کا ہمارے ملک کے دوسرے صوبہ کے بھائیوں سے مقابلہ ہوا۔ ہمارے صوبے کے نوجوانوں نے اپنے آپ کو کبھی بھی کم تر محسوس نہیں کیا میں فخر سے کہتا ہوں کہ ہم ان سے ایک قدم آگے بڑھے ہیں لیکن پیچھے نہیں (تالیان)
 ڈپٹی اسپیکر! ہمیں اپنے صوبے اور ملک کی ترقی کے لئے اور بلوچستان کی معاشی پسماندگی کو دور کرنے کے لئے نوجوانوں کی ایک بڑی فوج درکار ہے اور یہ فوج اس وقت بن سکتی ہے جب

ان کو یہاں پر تمام تعلیمی سہولتیں ملیں گے یہ اس وقت ملیں گے جب کم از کم میٹرک تک تعلیم مفت ہو جائیگی میں پھر خاص طور پر اس بات پر زور دوں گا کہ ہمارے صوبائی طلباء کو یہ سہولتیں ملنی چاہیں اور ان کو زیادہ سے زیادہ وظائف ملنے چاہیں گورنمنٹ بلوچستان کو چاہیے کہ صوبہ باہر کے طلباء یہاں پڑھتے ہیں ان کے لئے بورڈنگ وغیرہ اور کافی مشکلات درکار ہیں ان کے بورڈنگ بنائے ان کو جو مراعات گورنمنٹ دے سکتی ہے دینے میں دیر نہ کرے اس کے لئے اگر ضرورت پڑے تو ترقیاتی فنڈ سے بھی کچھ فنڈ نکال کر تعلیم پر استعمال کرے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اس قرار داد کی حمایت کرتا ہوں اور میں یقین کرتا ہوں کہ ہمارے قائد ایوان اور وزیر تعلیم اور یہ ایوان اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور فرمائیں گے۔ اس لئے یہ ملک اور صوبے کے مستقبل کا مسئلہ ہے یہ ہمارے نوجوانوں کے مستقبل کا مسئلہ ہے۔ اگر اس مسئلے میں ناکام ہو گئے اور تعلیم میں نوجوانوں کے آگے لے جانے میں ناکام رہے تو تاریخ میں کبھی کسی مداف نہیں کریگی اور آئے والی نسلیں بھی ہیں کبھی مداف نہیں کریں گے۔

شکریہ۔

وزیر صحت۔ جناب اسپیکر! میرے معزز ممبر نے بہت اچھا تقریر کی ہے اور اس کی تعریف کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ میں آپ پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر ہم نے اپنی نئی پود کو اور آنے والی نسلوں کو دینی تعلیم نہ دی تو ان کی زندگی ادھوری ہے۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ انگلش کے ساتھ ساتھ عربی کی تعلیم بھی حاصل کرے اور حکومت کو یہ انتظام کرنا چاہیے۔

وزیر قانون و بلدیاتی امور۔ جناب اسپیکر! میں اس قرار داد کا فیہ مقدم کرتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ بلوچستان کی حکومت کا یہ منصوبہ ہے کہ بلوچستان میں ہر ایک کے لئے تعلیم کو عام کیا جائے اور ہر آدمی اس سے استفادہ حاصل کر سکے لاکھوں روپے وظائف میں دیئے جا رہے ہیں اور ہر سال نئے نئے اسکول کھولے جا رہے ہیں۔ میں اپنے فخرم دوست صابر علی صاحب سے اتفاق کرتا ہوں کہ میٹرک تک یہاں تعلیم مفت کر دی جائے۔ یہ ہمارے اس سال کے لئے قدم ہو نا چاہیے دوسرے سال ہمیں یہ کرنا چاہیے کہ میٹرک تک تعلیم مفت ہونے کے ساتھ ساتھ طلباء کو مفت کتابیں بھی مہیا کریں اور یہ اس طرح بلوچ بھی محسوس نہیں ہو گا اور آہستہ آہستہ ہم اسکول ڈگری کالج تک لے جائیں یعنی ڈگری تک تعلیم مفت ہو جائے۔ قدم بہ قدم آگے بڑھیں۔ ہمارا اصول

نہایت عزیز صوبہ ہے اور ہمارے لئے ضروری ہے کہ جو وسائل ہمارے پاس ہیں چاہیے۔ ندرت کے شعبے میں چاہئے کسی اور شعبے میں۔ ہمیں جو ضرورتیں ہیں اس سے ہم زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں اور اگر ہمارے صوبے میں تعلیم کو ترقی حاصل ہوگی تو سب کام ہمارے لئے آسان ہو جائیں گے۔ لہذا میں اس کی حمایت کرتے ہوئے ایوان سے سفارش کرتا ہوں کہ تعلیم ٹیک تک مفت ہونی چاہیے۔ - شکریہ -

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات - (مولوی صالح محمد) جناب اسپیکر! میں اس قرار داد سے اتفاق کرتا ہوں اور جیسا کہ جناب پیر ایم صاحب نے کہا ہے کہ اس سال ٹیک تک تعلیم مفت ہونی چاہیے اور پھر اس کے بعد دوسرا قدم اور آہستہ آہستہ تعلیم مفت ہونی چاہیے اور میں اس بات کی تائید کرتا ہوں کہ جو بات معزز ممبر صاحب نے کہی ہے وہ بھی صحیح ہے۔ ہمارے ہاں دینی مدارس بھی ہونے چاہئیں اور انگلش ٹیچر بھی مقرر ہونے چاہئیں۔ اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کیسے انگریزی سیکھیں۔ بہر حال ماہرینا ہونے چاہئیں اور اس قرار داد کی حمایت کرتا ہوں اور میں وزیر تعلیم سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس پر پوری توجہ فرمائیں اور منظور کرا دیں۔

اس سلسلہ میں حکومت کو چاہیے کہ عربی مدارس کے معلمین اور سرکاری مدارس کے دینی معلمین کی تنخواہوں پر بھی نظر ثانی کرے تاکہ وہ باعزت زندگی گزار سکیں۔

خان محمود خان اچکزئی - جناب اسپیکر! میں نے قرار داد بھی پڑھی اور اپنے ساتھیوں کی تقریریں بھی سنیں ہر ایک نے غربت کو بوجھ چٹان کی تعلیمی پیمانہ کی کاغذ لکھ سچا اور یہ دہریہ سچ میں نہیں آئی۔ یہ ایک اچھی بات ہے ایک ایسے صوبہ میں ایسی زیادتیوں کا تعلیم کو ایک ذہر قاتل سمجھا جاتا ہے وہاں ایک نظام کے فائدہ کا سبب بن سکتا ہو۔ اور ایک سرداری حوض سے اس ایوان اور عزیز عوام کے لئے فوش آئند بات ہے۔ ہمارے ساتھیوں نے تقریریں کی مگر انہوں نے بلیاوی وجہ نہیں بتائی اور نہ پوری وضاحت کی ہر ایک نے غربت اور وظیفہ کا ذکر کیا اور ان دو باتوں پر زور دیا۔ میری اپنی ذاتی رائے کے مطابق ہماری تعلیمی پیمانہ کی سبب وہ غلط نظام ہے وہ غلط لوگ ہیں جو یہ نہیں جانتے کہ دنیا کا کوئی اور انسان منور طبقہ کا انسان بنے اور انسانیت کے اعلیٰ مقام تک پہنچے۔ اس صوبہ میں میں کسی کا نام نہیں لینا چاہتا۔ میں ان لوگوں کو جانتا ہوں ان سرداروں کو جانتا ہوں اور دیکھا ہے

کہ جو اپنے آپ کو ماؤنٹے تنگ کا بیرو کار سمجھتے ہیں اور کھینچ ترم کا پد چار کرتے ہیں تو ساری ترقی پسندی تم ہو جاتی ہے وہ صوبے کے عزیز عوام کو اور وہ صوبے کے عزیز بچوں کو تعلیم سے دور رکھنا چاہتے ہیں ان کے بچے میں نے دیکھا ان کے ورثہ دار کو بھی دیکھا ہے ہم بھی سردار ہیں لیکن ان کے بچے مشنری اسکولوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں اور بڑے بڑے انفرنیٹے ہیں اور وہ پھر اس نظام کے لئے کام کرتے ہیں۔
 میں نے ایک سردار کو یہ بھی کہتے ہوئے سنا کہ اگر میں نے اپنے قبیلہ کو تعلیم دی تو انقلاب نہیں
 لا سکیں گے۔

سردار انور جان کیتھران - محمود خان صاحب جن سرداروں کا ذکر کر رہے ہیں مہربانی
 فرما کر ان کا نام بتلائیں۔

میسٹر ڈی اسپیکر - میسر انور جان کیتھران آپ بیٹھ جائیں۔

میسٹر محمود خان اچکزئی - میں اس وقت نام کوں کا نہیں لینا ہوتا مگر اس میں اسٹریز
 معاشرت کا ذکر کر رہا تھا جن میں سردار انور جان کیتھران، یوسف علی گنجی، غوث بخش ریسائی،
 سردار عطار افسر، منگل، خیر بخش مری (آوازیں جام صاحب کا بھی نام ہے)

قائد ایوان - میں سردار نہیں ہوں۔

میسٹر محمود خان اچکزئی - اس کا ثبوت یہ ہے کہ ان کے بیٹے کا خط میرے پاس آیا ہے
 کہ فلاں لڑکے کو غلط داخلہ ملا ہے اسلئے آپ سفارش کریں۔ کہا جاتا ہے کہ ہمارے مطالبے زیادہ
 ہیں اور ہمارا صوبہ پسماندہ ہے لیکن میں ان لوگوں سے جو اس صوبے کے بھی خواہ ہیں جو اس صوبہ
 کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ کہنا ہوں کہ وہ اس نظام کی بڑی کاٹیں اور ریشے کاٹیں جس نے بلوچستان
 کو پیس رکھا ہے۔ ہم اب بھی پتھر کے زمانہ میں رہ رہے ہیں۔ اگر آپ بلوچستان کو دیکھیں
 تو آپ کو ایسے لوگ ملیں گے جو سردار کے علاوہ اور کسی کو نہیں جانتے نہ خدا کا نام جانتے ہیں اور
 نہ دنیا کا علم ہے۔ میں اپنے ساتھیوں سے عرض کرونگا کہ وہ اس نظام کے پیچھے پڑ جائیں جس نے

اس صوبہ کا کبارہ کیا ہے، جس نے برباد کیا ہے میں شکر یہ ادا کرتا ہوں اور مجبوراً قہراً اس کی حملت کرتا ہوں۔

(قریب)

قائد ایوان۔ جناب والا! میں اپنے معززہ رکن انور جان کھٹران کو دلی مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے بلوچستان کے احساسات کا فیال رکھتے ہوئے ایک ایسی قرارداد پیش کی ہے۔

جناب والا! مجھے اس بات کا افسوس ہوتا ہے کہ ہمارے حزب اختلاف اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں وہ یہاں دیکھتے کہ یہاں پر غلط باتیں نہیں ہوتیں اور غلط باتیں نہیں کرتے جہاں تک بلوچستان کی تعلیم کا تعلق ہے اور اس سلسلے میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ اپنے ہونہار بچوں کی تعلیم کے لئے ہر وہ اقدام کیا جائے جس کے وسائل سے بھی زیادہ ہے بلوچستان کی حکومت ایک تہائی حصہ بجٹ میں راز رہی ہے قرض کر رہی ہے جیسا کہ ہمارے رکن نے کہا ہے۔ جناب محمود صاحب نے کہا ہے کہ تعلیمی پیمانہ لانا ضروری ہے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ خواہ میں ہوں خواہ کوئی اور شخص ہو عوام سے کوئی ایلا تر نہیں ہو عوام کے احساسات کو پورا نہیں کرتا اور عوام کے احساسات سے ٹکرانا چاہتا ہے تو میں سمجھتا ہوں وہ شخص زیادہ دیر تک نہیں چل سکتا وہ ایسا شخص اپنی موت کو خود دعوت دیتا ہے۔ بلوچستان میں بد قسمتی سے ایسا نظام آیا ہے یعنی ایسا سروسواری نظام چلتا آیا ہے۔ میں اتفاق کرتا ہوں کہ شاید ان میں اچھے لوگ بھی ہوں گے اور برے بھی ہوں گے کیونکہ خداوند تعالیٰ نے پانچوں انگلیاں برابر نہیں بنائی ان میں بھی فرق ہے وہ جانتے ہیں کہ عوام پیمانہ ہوں اور مہالت کے اندھیرے میں پڑے رہیں وہ نہیں جانتے کہ ان کے عوام ترقی کریں موجودہ حکومت اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لاکر ان کو ترقی دینے کی کوشش کر رہی ہے اور وہ اسے سمجھتے ہیں۔

جب تہذیب کی روشنی ان کے علاقوں میں پڑے گی جیسا کہ جناب محمود صاحب نے کہا ہے وہ جب سمجھیں گے کہ ہمارے حقوق کیا ہیں اور جب وہ سمجھیں گے ہمارے درمیان کیا فرق ہے تو انہیں ہے کہ انکا وہ اثر فہم ہو جائے۔

اس لئے جناب والا! حزب اختلاف کے ممبران نے اسی واسطے اسمبلی کا بائیکاٹ کیا اور واک آؤٹ کیا ہے وہ جانتے تھے کہ موجودہ حکومت ایسا اچھا اچھی باتیں اس بجٹ میں عوام کے

سامنے پیش کریں گے میں اس وقت قبل ازیں پیش گوئی نہیں کرنا چاہتا کہ جو بجٹ آپ کے سامنے آئے گا میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کے عزیز عوام کے احساسات کی ترہائی کرے گا۔

جناب والا! میں آج یہاں پر اعلان کرتا ہوں اور مجھے حقیقتاً بڑی خوشی محسوس ہوتی ہے کہ اس ایوان کو سامنے لکھتے ہوئے کہ آئندہ کے لئے اس صوبہ بلوچستان میں تعلیم میٹرک تک مفت ہوگی میں یہاں یہ بھی نہیں کہتا کہ ہم نے تمام مسائل حل کر دیئے ہیں اور ہم نے بہت کچھ کر دیا ہے میں قطعاً اس کا دعویٰ نہیں کرتا کہ بلوچستان کے عوام کے لئے اس وقت تک بہت کچھ کیا جا سکا ہے۔ لیکن ہماری یہ کوشش ہے کہ ہم اپنے صوبے کو اقتصادی طور پر ملک کے باقی صوبوں کے برابر لاسکیں اور ایسا ہم نہیں کر سکتے جب تک عوام کو آسانیاں نہ مہیا کر سکیں۔ جہاں تک تنقید کرتے کا تعلق ہے تو جناب تنقید کرنا بڑا آسان ہے میں خود بھی حزب اختلاف میں رہا ہوں تنقید کو برا بیگانہ کے لئے استعمال کرنا بڑا ہتھیار ہے کیونکہ اس طرح دل پذیر تنقید کر کے ہم تقریباً کر سکتے ہیں اور عوام کو دھوکہ دے سکتے ہیں۔ بلوچستان کے عوام کو جو سادہ لوح ہیں انہیں انشائے کے ذریعے غلط راہ پر لگانے کی کوشش کی جاتی ہے مگر وہ سبھ چکے ہیں کہ کام کرنے والے لوگ کون ہیں آج جو ہمارے سامنے والے بیٹے خالی ہیں اپنے دور اقتدار میں کوئی ایسا اقدام نہیں کر سکے جس سے بلوچستان کے عوام کی حالت بہتر ہو سکتی آج عوام کو تم لگ گیا ہو گا کہ کون ایسا دشمن ہے اور کون دوست ہے۔ آخر میں اس معرکہ ایوان کو میں جیتانا چاہتا ہوں کہ ابھی ہماری منزل دور ہے۔

مخاطبہ والا! مجھے مولانا محمد حسن شاہ اور مولانا صالح محمد صاحب کے خیالات سے اتفاق ہے اور اگر ہمارے بچوں کو مذہبی اور اسلامی تعلیم سے روشناس نہ کروا یا گیا تو وہ بچے صحیح طور پر اسلام اور ملک کی خدمت نہیں کر سکتے آپ کی حکومت کی یہ کوشش ہے کہ ہمارے قوم کے بچے اسلام کے ارکان سے واقف ہوں اور ان کو ہم صرف کوٹ امدنیوں پہننا ہی نہ سکھائیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلیم کے فرمان سے ان کو کما حقہ آگاہ کریں تاکہ اس پر عمل کر سکیں اور ملک کی خدمت کر سکیں۔

وزیر تعلیم۔ (میر یوسف علی خان مگھی) جناب اسپیکر! ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب اور منترارکان نے جتنی اور سب سے تقاریر کی ہیں۔ میں آپ کے توسط سے اس ایوان کے نوٹس میں جن حقیقتوں کو لانا چاہتا ہوں وہ یہ ہیں۔ محترم محمد خان نے فرمایا کہ سردار نہیں چاہتے کہ ان کی قوم تعلیم حاصل کرے۔ مجھے آپ دیکھتے ہیں میں ان کو کہتا ہوں اور ان کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ سرداری نظام ہونے کے باوجود وہ ایک سردار گھرانے سے تعلق رکھنے کے باوجود مجھ سے یہ شکوہ نہیں کرنا چاہتے کیونکہ میں نے اپنے لوگوں کو تعلیم

کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے بہت کچھ کیا ہے اور میں نے اپنے سے بہت خسرو کیا ہے ہم اپنے صوبے کے محدود وسائل کے باوجود تعلیم کے فروغ پر بہت کچھ خرچ کر رہے ہیں اور یہ ہمارا ریکارڈ ہے کہ کسی بھی صوبے میں ۵۵۱۵۱۵ روپے کے وظیفے ابھی تک نہیں دیئے جا رہے ہیں۔ باقی مولوی صاحبان نے ہڈی ہڈی منگیں کے بارے میں فرمایا ہے تو میں عرض کروں گا کہ پہلے ان کو آڑھٹا مانا نہ ملا کرتے تھے پو کہ ایک گھوڑے کی فوڑاک یعنی مالہ پر اچھی اگر خرچہ کئے جائیں تو کچھ نہیں ہوتا اب ہم نے جزوقتی دینی معلم کے لئے ۵۰ روپے ماہانہ تنخواہ اور کلوقتی معلم کے لئے ۷۰ - دی پھر کا اسکیل مقرر کیا ہے۔ سر دادا اور حبان کیتھران نے قرار داد پیش کی ہے میں اس کی حمایت کرتا ہوں اور ہمارے محترم وزیر اعلیٰ اور کابینہ کے دستور ہاں ہوتے ہیں۔ ایوان کے سامنے یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ اگلے تعلیمی سال کے لئے میٹرک تک تعلیم مفت کر دی جائے گی۔

قائد ایوان - نہیں جی۔ موجودہ بجٹ میں ایسا کر دیا جائے گا۔

وزیر تعلیم - بہت اچھا ہوا۔ میں ان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے موجودہ بجٹ میں ایسا کیا ہے کیونکہ۔ ایسا کر کے انہوں نے میرا بوجھ ہلکا کر دیا ہے اب اس قرار داد سے ہم سب کو مطمئن ہونا چاہیے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - قرار داد یہ ہے کہ۔

”یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ صوبہ کی معاشی حالت کے پیش نظر حکومت میٹرک تک تعلیم کامفت انتظام کرے اور نا اعلیٰ اور مستحق طلباء میں مفت کتابوں کی فراہمی کا بندوبست بھی کرے۔“

(قرار داد منظور ہوگئی)

اب اگلی قرار داد مسٹر صابر علی بلوچ کی طرف سے ہے وہ اپنی قرار داد پیش کریں۔

میر صابر علی بلوچ - میں یہ قرار داد پیش کرتا ہوں کہ۔

یہ ایوان حکومت بلوچستان سے پرزور سفارش کرتا ہے کہ صوبہ بلوچستان میں جسمانی درزشوں سے متعلق کھیلوں کے فروغ کا مناسب اہتمام کرے اور سرکاری سطح پر وقتاً فوقتاً مختلف کھیلوں کے مقابلے کا بندوبست کرے اور اس حد کے لئے معقول رقم کا بندوبست کرے۔

سٹرٹ پی اسپیکر - قرار داد یہ ہے کہ -

یہ ایوان حکومت بلوچستان سے پرزور سفارش کرتا ہے کہ صوبہ بلوچستان میں جسمانی درزشوں سے متعلق کھیلوں کے فروغ کا مناسب اہتمام کرے اور سرکاری سطح پر وقتاً فوقتاً مختلف کھیلوں کے مقابلے کا بندوبست کرے اور اس حد کے لئے معقول رقم کا بندوبست کرے۔

(قرار داد منظور ہو گئی)

قائد ایوان - اب میں جناب سے التماس کرتا ہوں کہ اسمبلی کا اجلاس ہفتہ دس بجے تک ملتوی کر دیا جائے اور جو سوالات کل دریافت کئے جانے ہیں۔ وہ بھی ہفتہ کو لئے جائیں۔

سٹرٹ پی اسپیکر - ٹھیک ہے کل اور پچیسوں دونوں دنوں کے سوالات پر سوں لئے جائینگے۔ اب اسمبلی کا اجلاس ہفتہ دس بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس سے ۱۰ بجے ۱۰ منٹ پر روز ہفتہ کے لئے ملتوی کیا گیا)